السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت میت کے غسل کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کے غسل کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ انسان میت کی شرم گاہ کو دھوئے اور پھر اسے غسل دینا شروع کرے۔ اعضائے وضو سے شروع کرے اور اسے وضو کرائے لیکن اس کے منہ اور ناک میں پانی داخل نہ کرے بلکہ کپڑے کے ایک ٹکڑے کو گیلا کر کے اس کے ذریعہ اس کے ناک اور منہ کو صاف کرے، پھر اس کے باقی جسم کو غسل دے اور پانی میں بیری کے پتے شامل کر کے غسل دے۔ بیری کے پتے کوٹ کر پانی میں ڈال دے اور انہیں ہاتھ کے ساتھ ملے تاکہ جھاگ پیدا ہو جائے، اس جھاگ کے ساتھ اس کے سر اور ڈاڑھی کو دھویا جائے اور باقی پانی لے کر باقی سارے جسم کو دھویا جائے کیونکہ اس طرح اس کا جسم بہت زیادہ صاف ہو جائے گا۔ غسل کے آخر میں کافور بھی استعمال کیا جائے۔ کافور مشہور خوشبو ہے، علماء نے لکھا ہے کہ اس کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ جسم کو سخت کر دیتا ہے اور کیڑوں مکوڑوں کو دور بھگا دیتا ہے۔ میت جسم پر اگر زیادہ میل کچیل لگا ہو تو اسے زیادہ بار بھی غسل دیا جا سکتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین سے فرمایا تھا جنھوں نے آپ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا:

(اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ» (صحيح البخاري، الجنائز، باب غسل الميت... ح: ۱۲۵۳»

''اسے تین بار یا پانچ بار غسل دو یا اگر ضرورت محسوس کرو تو اس سے بھی زیادہ بار غسل دے سکتی ہو۔''

اس کے بعد میت کو صاف کر کے کفن پہنا دیا جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ333

محدث فتویٰ